International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp: 1061- 1082

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

لفظ الھدیٰ کی معنوی جہات: علم الوجوہ والنظائر کی روشنی میں منتخب تفاسیر کا تحقیقی مطالعہ

The Semantic Aspects of the Word Al-Hadi: A Research Study of Selected Interpretations in the Light of Illum al-wjwah and Wanazair

Muhammad Ishfaq
Ph.D. Scholar - Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Prof. Dr. Shahida Parveen
Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract
The main subject of the Holy Qur'an is man, and the first purpose of the revelation of the Qur'an is the reformation of man. There is also Achieving the main purpose of the revelation of the Qur'an will be possible only when it is fully understood and familiar with its words and meanings. For the understanding of the Qur'an, where other sciences such as the knowledge of the revelation of the revelation, the knowledge of abrogation and cancellation, the knowledge of the poor Qur'an, etc. It is necessary to acquire an important knowledge of Al-Qur'an sciences, "Ilm al-Ujwah wal-Nazir".
Keywords: Ilm al-Ujwah wal-Nazir, Knowledge, Revelation.

تعارف موضوع

قرآن مجید سلسلہ کتب سماویہ کی آخری کڑی ہے جس کا بنیادی ہدف قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے: هُدًى لِلنَّاسِ[1] "لوگوں کی ہدایت کے لیے ہے"۔ قرآن مجید کا مرکزی موضوع انسان ہے اور نزول قرآن کے بنیادی مقاصد میں سے اولین مقصد انسان کی اصلاح ہے، یہ اصلاح انسان کی ذات کے لئے بھی ہے اور انسانوں کے میل جول سے وجود میں آنے والی معاشرتی، معاشی، سیاسی واجتماعی زندگی کے لیے بھی ہے۔ قرآن مجید قیامت تک کے آنے والے انسانوں کے لیے اللہ وحدہٗ لاشریک کا ابدی پیغام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے

"هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ"[2]

"قرآن تمام لوگوں کے لیے لیے پیغام ہے تاکہ کہ انہیں اس کے ساتھ ڈرایا جائے تاکہ وہ جان لیں کہ صرف وہ ایک ہی لائق عبادت ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں"۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک تفسیر و تبیین قرآن ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

" وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ"[3]

"اور یہ ذکر ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تا کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں"

جبکہ یہ بات معلوم ہے کہ قرآن اور صاحب قرآن دونوں کی زبان عربی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۔ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۔ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۔ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ"[4]

"اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے آپ کے دل پر اترا کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں صاف عربی زبان میں ہے"

نزول قرآن کے بنیادی مقصد کا حصول تب ہی ممکن ہو گا جب اسکی کامل تفہیم اور اسکے الفاظ اور معانی سے واقفیت پیدا ہو گئی۔ فہم قرآن کے لیے جہاں دیگر علوم جیسے علم اسباب نزول، علم ناسخ و منسوخ، علم غریب القرآن وغیرہ کا حاصل کرنا ضروری ہے وہاں علوم القرآن کا ایک اہم علم "علم الوجوہ والنظائر" کا حاصل کرنا بھی از حد ضروری ہے تا کہ کلام باری تعالیٰ کی مراد کو سمجھا جاسکے۔ وجوہ اور نظائر سے مراد کیا ہے؟ امام ابن الجوزی (المتوفی:597ھ) فرماتے ہیں

"وَأعلم أَن معنى الْوُجُوه والنظائر أَن تكون الْكَلِمَة وَاحِدَة، ذكرت فِي مَوَاضِع من الْقُرْآن على لفظ وَاحِد، وحركة وَاحِدَة، وَأُرِيد بِكُل مَكَان معنى غير الآخر، فَلفظ كل كلمة ذكرت فِي مَوضِع نَظِير للفظ الْكَلِمَة الْمَذْكُورَة فِي الْموضع الآخر، وَتَفْسِير كل كلمة بِمَعْنى غير معنى الآخرى هُوَ الْوُجُوه.فَإِذن النَّظَائِر: اسْم للألفاظ، وَالْوُجُوه: اسْم للمعاني"[5]

"وجوہ و نظائر کا معنی یہ ہے کہ ایک کلمہ قرآن کی مختلف جگہوں میں لفظِ واحد کے طور پر ذکر کیا گیا ہو اور اس کی حرکات بھی ایک ہوں، لیکن ہر جگہ اس لفظ کا معنی دوسری جگہ سے مختلف ہو۔۔ پس 'نظائر' سے مراد 'الفاظ' ہیں اور 'وجوہ' سے مراد 'معانی' "۔

اس علم سے واقفیت نہ ہو تو بہت سے لوگ قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں یا معنیٰ کی کما حقہ وضاحت نہیں کرپاتے۔ مثلاً "ھدی" لفظ کو لیجئے امام یحیٰ بن سلامؒ نے اسکی سترہ وجوہ بیان کی ہیں جن میں سے ایک وجہ یعنی معنیٰ "دعاء" یعنی دعوت دینا اور بلانا ہے، اور بطور دلیل کے امامؒ نے سورۃ رعد کی آیت کریمہ "وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"[6] ذکر کرتے ہوئے اسکا معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ "يعني داعيا، يعني نبيّاً"[7] مطلب یہ کہ ہر قوم کے لیے بلانے والا یعنی نبی تھا

اب مذکورہ آیت کریمہ کا معنیٰ ہم دیگر تفاسیر سے دیکھتے ہیں کہ آیا دوسرے مفسرین نے اس کا مفہوم وہی بیان کیا ہے یا اس سے مختلف ہے۔ امام ابو الحسن الماوردی اپنی تفسیر النکت والعیون میں امام مجاھدؒ اور امام قتادۃؒ کے حوالہ سے ذکر فرماتے ہیں "ولكل قومٍ هادٍ أي نبي يهديهم" یعنی "ھاد" کا مفہوم "نبی" بیان کیا ہے اسی طرح امام رازیؒ تفسیر الکبیر میں اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہیں "وَلِكُلِّ قَوْمٍ مِنْ قَبْلِهِ هَادٍ وَمُنْذِرٌ وَدَاعٍ" یعنی "ھاد" کا مفہوم "ھادی" اور "داعی" بیان کیا ہے۔ جبکہ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لفظی رعایت رکھتے ہوئے "وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" ترجمہ یہ کیا ہے کہ "ہر قوم کے لیئے ہادی ہوتے چلے آئے ہیں" مذکورہ بالا آیت میں لفظ "ھاد" کا مفہوم علم الوجوہ والنظائر کی روشنی میں "داعی" یعنی "نبی" ہے۔ امام ماوردیؒ نے یہی معنیٰ یعنی "داعی" اور "نبی" بیان کیا ہے اور امام رازیؒ نے صرف معنیٰ "داعی" بیان کیا ہے جبکہ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "ہادی" ترجمہ کیا ہے۔

الھدی

امام یحیٰ بن سلام نے لفظ "الھدی" کی علم الاشباہ والنظائر کی روشنی میں سترہ وجوہ ذکر کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

* الوجه الأول: هدى يعني بيانا "الھدی" سے یہاں مراد "واضح امر" ہے
* الوجه الثاني: هدى يعني دين الإسلام "الھدی" سے یہاں مراد "دین اسلام" ہے
* الوجه الثالث: هدى يعني الإيمان "الھدی" سے یہاں مراد "ایمان" ہے
* الوجه الرابع: هدى يعني دعاء "الھدی" سے یہاں مراد "داعی" ہے
* الوجه الخامس: هدى يعني معرفة "الھدی" سے یہاں مراد "پہچان، معرفت" ہے
* الوجه السادس: هدى يعني أمر محمد يعني أمر النبي "الھدی" سے یہاں مراد "نبی ﷺ کا حکم" ہے
* الوجه السابع: هدى يعني رشدا "الھدی" سے یہاں مراد "ہدایت" ہے
* الوجه الثامن: هدى يعني رسلا "الھدی" سے یہاں مراد "رسول" ہے
* الوجه التاسع: هدى يعني القرآن "الھدی" سے یہاں مراد "قرآن" ہے
* الوجه العاشر: هدى يعني التوراة "الھدی" سے یہاں مراد "توراۃ" ہے
* الوجه الحادى عشر: هدى يعني التوفيق "الھدی" سے یہاں مراد "توفیق" ہے
* الوجه الثاني عشر: هدى يعني لا يهدي "الھدی" سے یہاں مراد "ہدایت نہ ہونا" ہے
* الوجه الثالث عشر: هدى يعني التوحيد "الھدی" سے یہاں مراد "توحید" ہے
* الوجه الرابع عشر: هدى يعني سنة "الھدی" سے یہاں مراد "سنت" ہے

* الوجه الخامس عشر: هدى يعني التوبة "الھدیٰ" سے یہاں مراد "توبہ" ہے

* الوجه السادس عشر: هدى يعني يصلح "الھدیٰ" سے یہاں مراد "درست کرنا" ہے

* الوجه السابع عشر: هدى يعني الإلهام[8] "الھدیٰ" سے یہاں مراد "الہام" ہے

الوجه الأول: هدى يعني بيانا[9] "الھدیٰ" سے یہاں مراد "وضاحت" ہے

لفظ "الھدیٰ" سے مراد یہاں "واضح امر" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"اولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[10]

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ"[11]

يعني بيَّنَّا لَهُمْ،وَهَدَيْنَاهُ النجدين"12 يعني بيَّنَّا له-"13

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔ امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وتحقيق القول في كونهم على الهدى تمسكهم بموجب الدليل ، كان ممدوحاً بأنه على هدى وبصيرة."[14]

"اس آیت میں ھدی سے مراد دلیل کے ساتھ تمسک ہے" امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" أُولئِكَ على هُدىً مِنْ رَبِّهِمْ يعني بيان ورشد"[15]

مذکورہ بالا آیت میں ھدی بمعنی واضح راہ ہے "

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"تھانوی صاحب نے "ھدی" کا ترجمہ "ٹھیک راہ" سے کیا ہے۔ بس یہ لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے"[16]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہ لوگ ہیں جنہیں یہ کہنے کا حق ہے کہ ہم زندگی کے متوازن راہ پر چلتے ہیں"[17]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدیٰ" سے مراد تھانویؒ صاحب نے "ھدی" کا ترجمہ ٹھیک راہ سے کیا ہے۔ جبکہ امام رازی نے ھدی کا معنی ہے کسی دلیل اور بصیرت کے سہارے پر کوئی نظریہ اختیار کرنا، جبکہ امام ماوردی نے "ھدی" کا معنی "واضح امر" لیا ہے

الوجه الثاني: هدى يعني دين الإسلام[18] "الھدیٰ" سے یہاں مراد "دین اسلام" ہے

لفظ "الھدیٰ" سے مراد یہاں "دین اسلام" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے:

" لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ"[19]، "قُلْ إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الهدى"[20] يعني دين الله هو الدِّين۔"[21]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔ امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والهدى يحتمل نفس الدين ويحتمل أدلة الدين وهو أولى كأنه قال: ادعهم إلى هذا الدين فإنك من حيث الدلالة على طريقة واضحة."[22]

"مذکورہ بالا آیت میں ھدی سے مراد دین یا دین کے دلائل ہیں"

امام ماوردیؒ: تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"تھانویؒ صاحب نے "ہدی" کا ترجمہ "صحیح راستہ" کیا ہے۔"

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"دین کی طرف دعوت دو یہی صراط مستقیم ہے، اے رسول تو اس صراط مستقیم پر ہے[23]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدیٰ" سے مراد امام رازیؒ نے دین اسلام اور دین اسلام کے دلائل کے مراد لئے ہیں جبکہ پرویز اور تھانویؒ صاحب نے سیدھا راستہ مراد لیا ہے۔

الوجه الثالث: هدى يعني الإيمان[24] "الھدیٰ" سے یہاں مراد "ایمان" ہے

لفظ "الھدیٰ" سے مراد یہاں "ایمان" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے:

" وَيَزِيدُ الله الذين اهتدوا هُدًى"25

"وَزِدْنَاهُمْ هُدًى"[26]

يعني إِيمانا۔"27

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" ويزيد الله الذين اهتدوا ثواباً على ذلك الاهتداء ومنهم من فسر هذه الزيادة بالعبادات المترتبة على الإيمان."[28]

"مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں ھدی کو ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے"

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" فيه وجهان : أحدهما : يزيدهم هدى بالمعونة في طاعته والتوفيق لمرضاته."[29]

"اس آیت میں ھدی بمعنی اطاعت اور رضا ہے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"تھانویؒ صاحب نے اس موقعہ پر ہدایت کی تفسیر "ہدایت" کے لفظ کے ساتھ ہی کی ہے"۔[30]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" صحیح راستے پر چلیے اور چلتے جایئے پھر دیکھیے خدا کس طرح سے کامرانیوں کی مزید راہیں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے"۔[31]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ" الھدی" سے امام رازیؒ نے ایمان کا اضافہ اور امام ماوردی نے اطاعت مراد لی ہے جبکہ پرویز اور تھانوی صاحب ہدایت اور سیدھا راستہ مراد لیتے ہیں ایمان کا اضافہ زیادہ قریب ہے۔

الوجه الرابع: هدى يعني دعاء[32]"الھدی" سے یہاں مراد "داعی" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "داعی" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

" وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"۔[33] **يعني داعيا، يعني نبيّاً،وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ[34] يعني يدعون"**[35]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"في تفسير هذه الآية وجوه. الأول المراد أن الرسول عليه السلام منذر لقومه مبين لهم ولكل قوم من قبله هاد ومنذر وداع"۔[36]

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ولكل قومٍ هادٍ (فيه ستة تأويلات :أحدها : ولكل قوم هاد ، أي دعاة ، قاله الحسن "۔[37]

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"آیت میں ہادی عام ہے نبی اور نائب نبی کو، پس ہند میں مطلق ہادی کے آنے سے اس کا نبی ہونا لازم نہیں، البتہ محتمل ہے، اس میں زیادہ بحث ضروری نہیں"۔[38]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ہر قوم میں ہدایت دینے والا آتا رہا"۔[39]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد امام رازی اور امام ماوردی داعی ہی لیتے ہیں البتہ تھانویؒ صاحب یہاں "ہادی" سے نبی اور نائب نبی دونوں مراد لینے کا احتمال ظاہر کر رہے ہیں اور پرویز صاحب اس سے مطلق ہادی مراد لیتے ہیں دونوں معانی قریب ہیں۔

الوجه الخامس: هدى يعني معرفة[40] "الھدی" سے یہاں مراد "معرفت، پہچان" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "معرفت، پہچان" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"وبالنجم هُمْ يَهْتَدُونَ"۔[41] **يعني يعرفون الطّرق. "نَنظُرْ أتهتديا"[42] يعني أتعرفه"**[43]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ مختص بالبحر لأنه تعالى لما ذكر صفة البحر وما فيه من المنافع بين أن من يسيرون فيه يهتدون بالنجم ومنهم من قال بل هو مطلق يدخل فيه السير في البر والبحر وهذا القول أولى لأنه أعم في كونه نعمة ولأن الاهتداء بالنجم قد يحصل في الوقتين معاً."۔[44]

"اس آیت کی تفسیر میں ھدی راستے کی پہچان کے معنی میں استعمال ہوا ہے"

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وفي المراد بالاهتداء بها قولان :أحدهما : أنه أراد الاهتداء بها في جميع الأسفار ، قاله الجمهور .الثاني : أنه أراد الاهتداء به في القِبلة."[45]

"مذکورہ بالا آیت میں ھدی سے مراد سفر میں راستہ اور قبلہ کی سمت پہچاننا ہے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں"۔[46]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"تم ان سے راہنمائی حاصل کرتے چلے جاؤ"۔[47]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد تمام مفسرین معرفت اور پہچان لیتے ہیں۔

الوجه السادس:هدى يعني أمر محمد يعني أمر النبي[48] "الھدی" سے یہاں مراد "نبی ﷺ کا حکم" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "نبی ﷺ کا معاملہ" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"إِنَّ الذين يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ البينات والهدى"۔[49]

یعني أمر محمد أنه رسول الله "50

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وقوله تعالى والهدى ۔يدخل فيه الدلائل العقلية والنقلية."[51]

"اس آیت میں ھدی سے مراد دلائلِ عقلیہ ونقلیہ ہیں"۔

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فيه قولان :أحدهما : أن البينات هي الحجج الدالة على نبوة محمد (صلى الله عليه وسلم) ، والهدى:الأمر باتباعه "[52]

"مذکورہ بالا آیت میں ھدی سے مراد نبی ﷺ کی اتباع کا حکم ہے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"جو لوگ اخفاء کرتے ہیں ان مضامین کا جن کو ہم نے نازل کیا ہے جو کہ اپنی ذات میں واضح ہیں اور دوسروں کے لیے ہادی ہیں۔"[53]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قرآنی راہنمائی آجانے کے بعد اس سے پھر جائیں۔"[54]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد امام رازی اور تھانوی صاحب دلائل اور امام ماوردی اتباع نبی ﷺ مراد لیتے ہیں غلام احمد پرویز قرآنی راہنمائی مراد لیتے ہیں لہذا تمام معانی ممکن ہیں۔

الوجه السابع: هدى يعني رشدا[55] "الھدی" سے یہاں مراد "ہدایت، راہنمائی" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "ہدایت، راہنمائی" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

" اهْدِنا الصِّراطَ المُسْتَقِيمَ "[56]

وذلك قوله في القصص: "عسى ربي أَن يَهْدِيَنِي". 57قال قتادة: أن يرشدني ،"أَوْ أَجِدُ عَلَى النار هُدًى" 58يعني مرشدا للطريق"59

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔:

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أما قوله جل جلاله اهدنا الصراط المستقيم فاعلم أنه عبارة عن طلب الهداية ولتحصيل الهداية طريقان أحدهما طلب المعرفة بالدليل والحجة والثاني بتصفية الباطن والرياضة"[60]

"اس آیت میں ھدی سے مراد ہدایت طلب کرنا ہے"

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أما قوله : (اهْدِنا الصِّراطَ المُسْتَقِيمَ)ففيه تأويلان :أحدهما : معناه أَرْشُدْنا ودُلَّنَا " [61]

"مذکورہ بالا آیت سے مراد ہدایت اور راہنمائی کا مطالبہ کرنا ہے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"بتلا دیجئے ہم کو سیدھا راستہ"[62]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ہماری راہنمائی سیدھی راہ کی طرف کی جائے"[63]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد تمام مفسرین نے طلب ہدایت ہی لیا ہے۔

الوجه الثامن: هدى يعني رسلا[64] "الھدی" سے یہاں مراد "رسول" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "رسول" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

" فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّى هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ "-[65]، فَمَنِ اتبع هُدَايَ"[66] يعني رسلي وكتبي-"[67]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أما الهدى فقد جاء على وجوه أحدها الدلالة والبيان .قال فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّى هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ وهذا إنما يصح لو كان الهدى عبارة عن البيان."[68]

"اس آیت ھدی بمعنی دلالت ووضاحت ہے"

امام ماوردیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام ماوردیؒ نے ہدی کی تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"پھر اگر آوے تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت (یعنی احکام شرعیہ بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے)"[69]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"تم سب کی طرف ہمارے طرف سے ہدایت آئے گی، یہ ہدایت انبیاء کرام کی وساطت آنی ہے"۔[70]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد امام رازی دلالت و وضاحت لیتے ہیں جبکہ پرویز اور تھانوی صاحب ہدایت کا بواسطہ انبیاء آنا مراد لیتے ہیں۔

الوجہ التاسع: ھدی یعني القرآن[71] "الھدی" سے یہاں مراد "قرآن" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "قرآن" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الهدى"[72]

"مَا مَنَعَ الناس أَن يؤمنوا إِذْ جَآءَهُمُ الهدى"[73]

یعني القرآن."74

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وَالْهَدٰى ۔ فيه وجوه ثلاثة الأولى القرآن الثاني الرسل الثالث المعجزات“[75]

"یہاں ھدی کے مختلف مفاہیم میں سے ایک قرآن بھی ہے"

امام ماوردیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام ماوردیؒ نے کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

”حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول ناطق بالحق و متبع للوحی کے) ہدایت (امر واقعی کی) آچکی ہے“[76]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس کی طرف سے تمہاری راہنما کتاب آگئی۔"[77]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد تمام مفسرین قرآن یا آسمانی کتاب لیتے ہیں۔

الوجه العاشر: هدى يعني التوراة[78] "الھدی" سے مراد یہاں "توراۃ" ہے۔

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "توراۃ" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لبني إِسْرَائِيلَ"[79]

يعني التَّوراة "[80]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فحيث جعل الله كتاب موسى هدى وجعل منهم أئمة يهدون كذلك يجعل كتابك هدى ويجعل من أمتك صحابة يهدون“[81]

"اس آیت میں ھدی سے مراد موسی علیہ السلام کی کتاب (توراۃ) ہے"

امام ماوردیؒ: ”اس آیت کے ضمن میں امام ماوردیؒ نے ہدی کی تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔“

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

”اور ہم نے اس کتاب موسوی کو بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت بنایا تھا“[82]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس سے بیشتر موسیٰ کو بھی ہم نے ضابطہ حیات دیا تھا اس کی بھی ساری تعلیم یہی تھی"۔[83]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدیٰ" سے مراد تمام مفسرین نے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توراۃ ہی لی ہے آیت کے مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

الوجه الحادى عشر: هدى يعني التوفيق[84] "الھدیٰ" سے یہاں مراد "توفیق" ہے

لفظ "الھدیٰ" سے مراد یہاں "توفیق" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"وأولئك هُمُ المهتدون"[85]

"وَمَن يُؤْمِن بالله يَهْدِ قَلْبَهُ"[86]

عني يوفِّق قلبه إلى الاسترجاع عند المصيبة فسلَّم ورضي وعرف أَنها من الله."87

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وأما قوله وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ففيه وجوه أحدها أنهم المهتدون لهذه الطريقة الموصلة بصاحبها إلى كل خير"[88]

"اس آیت میں ھدیٰ سے مراد خیر کی طرف جانے والے راستے کی توفیق ملنا ہے"۔ امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وفي قوله تعالى:وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُون (وجهان محتملان :أحدهما : المهتدون إلى تسهيل المصائب وتخفيف الحزن .والثاني : المهتدون إلى استحقاق الثواب وإجزال الأجر "[89]

"یہاں ھدیٰ سے مراد مصیبت سے سہولت کی طرف اور نیکی کے بدلے کی طرف جانے کی توفیق و راہنمائی مراد ہے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"اور یہی لوگ ہیں جن کی حقیقت حال تک رسائی ہو گئی، کہ حق تعالیٰ کو مالک اور نقصان کا تدارک کر دینے والا سمجھ گئے"[90]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہی وہ لوگ ہیں جو سیدھے راستے پر چل رہے ہیں"[91]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد امام رازی اور امام ماوردی، تھانوی صاحب خیر وثواب کی طرف جانے کی توفیق وراہنمائی لیتے ہیں جبکہ پرویز صاحب سیدھی راہ پر چلنے والے لوگ مراد لیتے ہیں جبکہ راہنمائی کا معنی زیادہ قریب ہے۔

الوجه الثاني عشر: هدى يعني لا يهدي[92] "الھدی" سے یہاں مراد "ہدایت نہ ملنا" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "ہدایت نہ ملنا" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"والله لاَ يَهْدِي القوم الظالمين"۔ [93]

المشركين، لا يهديهم إلى الحجّة، ولا يهديهم من الضَّلالةِ إلى دينه"94

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بل أقول اللائق بسياق الآية أن يقال إنه تعالى لما بيّن أن الدليل كان قد بلغ في الظهور والحجة إلى حيث صار المبطل كالمبهوت عند سماعه إلا أن الله تعالى لما لم يقدر له الاهتداء لم ينفعه ذلك الدليل الظاهر."[95]

"اس آیت میں ھدی سے مراد ہدایت کی قدرت نہ ملنا ہے"

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"يحتمل وجهين :أحدهما:لا يعينهم على نصرة الظلم .والثاني : لا يُخلِّصُهم من عقاب الظلم "[96]

"ظلم کا ساتھ دینے کیلئے ان کی مدد نہیں کی جاتی، دوسرا یہ کہ ان کو ظلم کی سزا سے نجات نہیں مل سکتی"۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"اور اللہ تعالی کی عادت ہے کہ ایسے بے جا راہ پر چلنے والوں کو ہدایت نہیں فرماتے بلکہ عادت یہ ہے کہ اول کوئی ارادہ قبول حق کا کرے پھر ہدایت پیدا کر دیتے ہیں۔"97

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ان کو انسانیت کی منزلِ مقصود کی طرف راہنمائی نہیں مل سکتی"۔[98]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد امام رازی، غلام احمد پرویز اور تھانوی صاحب ہدایت نہ ملنا لیتے ہیں جبکہ امام ماوردی اس مراد ظلم میں اعانت اور ظلم کی سزا سے نجات نہ ملنا مراد لیتے ہیں ہدایت نا ملنا زیادہ قریب ہے۔

الوجه الثالث عشر: هدى يعني التوحيد [99] الھدی" سے یہاں مراد "توحید" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "ہدایت نہ ملنا" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"إِن نَّتَّبِعِ الهدى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَآ" [100] يعني التَّوحيد وهو الإيمان. ،"هُوَ الذي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بالهدى وَدِينِ الحق"[101] يعني التَّوحيد يعني الإِسلام.[102]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام رازیؒ نے تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

امام ماوردیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام ماوردیؒ نے تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

”یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر اس دین کی ہدایت پر چلنے لگیں گے تو فی الفور اپنے مقام سے مار نکال دیے جائیں گے “[103]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قریش کا کعبہ کی مجاوری اور سے حاصل ہونے والے مفادات سے سبکدوش ہونا مراد لیا ہے"۔[104]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد تھانوی صاحب دین کی اتباع لیتے ہیں جبکہ پرویز صاحب قریش کا کعبہ اور اس کی تولیت سے محروم ہونا مراد لیتے ہیں۔

الوجه الرابع عشر: هدى يعني سنة[105] "الھدی" سے یہاں مراد "سنت" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "سنت" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"وَإِنَّا على آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ"۔[106]

يعني مستنون سنتهم في الكفر. وقال مجاهد: سنتهم. وفي الأنعام يقول للنَّبي: {فَبِهُدَاهُمُ اقتده"107يعني بسنتهم، التوحيد، "[108]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔ امام رازیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام رازیؒ کی تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا۔ امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قال قتادة متبعون"[109]

"پیروی کرنے والے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں"[110]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ہمارے اسلاف کا یہ مذہب ہے ہم اسی پر چلتے جائیں گے۔"[111]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد تمام مفسرین نے کسی کے نقش قدم پر چلنا لیا ہے۔

الوجه الخامس عشر: هدى يعني التوبة[112]"الھدی" سے یہاں مراد "توبہ" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "توبہ" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَیۡکَ"۔[113] . إنَّا تبنا إليك."[114]

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال المفسرون هُدْنَا أي تبنا ورجعنا إليك"۔[115]

"یہاں ھدی بمعنی توبہ اور رجوع کرنا ہے"

امام ماوردیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ (فيه ثلاثة أقاويل :

أحدها : معناه تبنا إليك ، قاله ابن عباس ، وسعيد بن جبير ، ومجاهد ، وقتادة ، وإبراهيم .والثاني : رجعنا بالتوبة إليك ، لأنه من هاد يهود إذا رجع ، قاله علي بن عيسى والثالث : يعني تقربنا بالتوبة إليك."[116]

"اس آیت میں ھدی بمعنی توبہ اور رجوع بیان ہوا ہے"

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"ہم آپ کی طرف خلوص و اطاعت کے ساتھ رجوع کرتے ہیں۔"117

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ساری دنیا سے منہ موڑ کر اب تیری طرف رجوع کر لیا ہے"[118]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے تمام مفسرین توبہ اور رجوع کرنے کا معنی مراد لیتے ہیں۔

الوجه السادس عشر: هدى يعني يصلح[119] الھدی" سے یہاں مراد "درست کرنا" ہے۔

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "درست کرنا" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے:

"وَأَنَّ اللهَ لاَ يَهْدِي كَيْدَ الخائنين"[120]

يعني لا يصلح عمل الزُّناة"121

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"يعني أن صاحب الخيانة لا بد وأن يفتضح فلو كنت خائناً لوجب أن افتضح وحيث لم افتضح وخلصني الله تعالى من هذه الورطة فكل ذلك يدل على أني ما كنت من الخائنين."[122]

"خیانت کرنے والا بالآخر فاش ہو جاتا ہے جبکہ اللہ نے مجھے اس سے بری کر دیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کی میں خائن نہیں ہوں"

امام ماوردیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام ماوردیؒ نے ہدی کی تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"کہ اللہ تعالی خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا"[123]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو خدا کبھی کشادگی کی راہ نہیں دکھلاتا"[124]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد امام رزای خیانت کا فاش ہونا لیتے ہیں جبکہ پرویز اور تھانوی صاحب نے خائن لوگوں کی تدابیر کارگر ثابت نہ ہونا مراد لیا ہے جبکہ ان کی تدابیر ناکام ہونا یہ زیادہ مناسب ہے۔

الوجه السابع عشر: هدى يعني الإلهام[125] الھدی" سے یہاں مراد "الہام" ہے

لفظ "الھدی" سے مراد یہاں "الہام" ہے جیسا کی درج ذیل آیت میں ہے

"الذي أعطى كُلَّ شَيءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هدى"[126]

يعني ألهمه لمرعاه، "والذي قَدَّرَ فهدى"[127] يعني قدَّر الخلق، الذَّكر والأُنثى، "فهدى "يعني أَلهَم كيف يأتيها وتأتيه[128].

مذکورہ بالا آیت کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان تفاسیر میں اس کا کیا معنی بیان کیا گیا ہے۔

امام رازیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام رازیؒ نے ہدی کی تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

امام ماوردیؒ: اس آیت کے ضمن میں امام ماوردیؒ نے ہدی کی تفسیر میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

"پھر ان میں جو جاندار چیزیں تھیں ان کو ان کے منافع و مصالح کی طرف رہنمائی فرمائی چنانچہ ہر جانور اپنی مناسب غذا اور جوڑا اور مسکن وغیرہ ڈھونڈ لیتا ہے"[129]

غلام احمد پرویز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ہر شے کو پیدا کرتا ہے پھر اسے منزلِ مقصود تک پہنچنے کا راستہ بتاتا ہے"۔[130]

آیت کے مفہوم پر اثر: علم الوجوہ والنظائر کی رو سے اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ "الھدی" سے مراد پرویز صاحب اور تھانوی صاحب صحیح راہ کی طرف راہنمائی مراد لیتے ہیں جبکہ دیگر مفسرین نے اس میں کلام نہیں کیا۔

خلاصہ بحث:

قرآن کریم کا مرکزی موضوع انسان ہے اور نزول قرآن کریم کے بنیادی مقاصد انسان کی اصلاح، فلاح اور ارتقائے خیر کے ساتھ ساتھ کامیاب ترین انسان محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت بیان کر کے ان کے حق قیادت کی دلیل و برہان بنتا ہے۔ ان چاروں مقاصد میں سے اولین مقصد انسانیت کی اصلاح ہے۔ یہ اصلاح انسان کی ذات کے لیے بھی ہے اور انسانوں کے میل جول سے وجود میں آنے والی معاشرتی، معاشی، سیاسی وغیرہ یعنی اجتماعی زندگی کے لیے بھی ہے۔ اصلاح سے مراد روح، عقل اور جسد انسانی، تینوں کی درستگی ہے۔ نزول قرآن کے مقاصد کی روشنی میں اگر ہم تفسیر قرآن کی اہمیت وضرورت کا اندازہ لگانا چاہیں تو مشکل نہیں، کیونکہ عربی زبان کو سمجھنے اور اس پر عبور رکھنے، بلکہ عربی زبان جن تعلیم یافتہ افراد کی مادری زبان ہے، وہ بھی متن قرآن کی تفہیم و توضیح کے لیے تفسیر کا سہارا پکڑتے ہیں، نہ صرف تفسیر و توضیحات کا، بلکہ ادق اور مشکل و مشترک الفاظ و احکام کے معانی معلوم کرنا اہل اللغہ کے لیے ضروری ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کلام الہی ہے جو اپنے اسلوب، ترکیب تنظیم، احکام اور معانی میں فقید المثال اعجاز کا حامل ہے۔ اس لیے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

تفسیر قرآن کی بنیاد عہد رسالت میں ہی پڑ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ قرآن کے معانی بیان فرمایا کرتے تھے۔ پھر عہد صحابہ میں بھی معانی قرآن کی تفہیم صحابہ ایک دوسرے سے کرتے رہے، معانی کے ذریعے قرآن کی تفہیم ہی تفسیر قرآن کی بنیاد ہے۔ پھر قرآن مجید کے معانی و مفاہیم اگرچہ مقاصد نزول قرآن کے حصول میں نہایت ضروری ہے لیکن باری تعالیٰ کے ارشادات نے اس اہم ذمہ داری کو ضرورت سے بڑھا کر فرض کفایہ کا درجہ دیا ہے۔ بعثت رسول ﷺ کا مقصد، تلاوت آیات کے ساتھ تزکیہ نفس اور تعلیم کتاب و حکمت بھی ہے، جبکہ تعلیم کتاب میں معانی و تفسیر بھی شامل ہے۔ اگرچہ بہت سے دیگر علوم جن کا کا علم حاصل ہونا تفسیر قرآن میں نا صرف ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں بلکہ از حد ضروری بھی ہے وہیں علم الوجوہ والنظائر کی اہمیت کا انکار بھی ممکن نہیں ہے۔ علماء متقدمین نے علم الوجوہ والنظائر کی اہمیت کے پیش نظر علوم القرآن کی ابحاث میں اس کو جگہ دی ہے وہیں اس پر علیحدہ سے مستقل کتب بھی تصنیف کی ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

انسان اپنے حواس کے محدود ہونے کی بناء پر کسی بھی چیز میں محدود کھوج کر سکتا ہے اصل کنہ تک تو صرف خدا تعالیٰ کا علم ہی پہنچ رکھتا ہے بہر حال ہر انسان اپنی بساط کے مطابق کسی بھی چیز کی تحقیق اور تبیین کر سکتا ہے انسانی کوشش ہونے کا یہ لازمی خاصہ ہے کہ اس میں کئی چیزیں ادھوری رہ جاتی ہیں کیونکہ انسان کی بساط محدود ہے اور اسکا علم بھی غیر محدود نہیں الغرض میں نے اس تحقیق میں مکمل انہماک سے کام لیا ہے مگر کیونکہ ایک محدود بحث تھی جس کی تمام جزئیات پر الگ سے بحث مطلوب بھی نہ تھی لہذا ان کو تجاویز میں شامل کیے دے رہا ہوں۔

1. علم الوجوہ والنظائر پر ایک الگ تحقیقی مقالہ لکھنے کی ضرورت ہے۔
2. علم الوجوہ والنظائر پر دستیاب کتب کا تقابلی مطالعہ پر ایک مقالہ لکھنے کی ضرورت ہے۔

علم الوجوہ والنظائر ایک اہم موضوع ہے اس موضوع پر کالجز اور یونیورسٹی میں سیمینار منعقد کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے تاکہ اس حساس موضوع پر طلباء کی تربیت کی جا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] البقرہ: ۱۸۵

[2] ابراہیم :۵۲

[3] النحل:۴۴

[4] الشعراء:۱۹۶،۱۹۵،۱۹۴،۱۹۳، ۱۹۲۔

[5] ابن الجوزی، ابوالفرج، جمال الدین، عبدالرحمٰن بن علی بن محمد، نزھۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ والنظائر ،موسسۃ الرسالۃ، لبنان، بیروت، طبعۃ اولیٰ، ص، 83

[6] الرعد:۷

[7] یحیٰ بن سلام ،التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماوہ وتصرفت معانیہ ،تحقیق ھند شلبی ،مکتبۃ الشرکۃ التونسیۃ للتوضیع ،تیونس ،۱۹۷۹، ص ۹۸

[8] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماہ وتصرفت معانیہ، ص 103

[9] ایضاً:ص 96

10 البقرۃ:5

[11] حٰم سجدہ : 17

[12] البلد : 10

[13] 13 التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماہ وتصرفت معانیہ، ص 96

14 رازی ، فخر الدین ، تفسیر الرازي ، مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر ، ج 1 ، ص 37

15 ۔الماوردی، علی بن محمد، ابو الحسن، النکت والعیون، ج 1، ص71

16 ،تھانوی ،اشرف علی ،مولانا، تفسیر بیان القرآن ،ج:1،ص:24

[17] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ البقرۃ ،ط : 2011 طلوعِ اسلام ، ج1، ص 91

[18] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماہ وتصرفت معانیہ، ص 97

19 ۔الحج:67

[20] الانعام : 71

[21] 21 التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماہ وتصرفت معانیہ، ص 97

22 رازی ، فخر الدین ، تفسیر الرازي ، مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر ،ج:23،ص:57

[23] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ الحج ،ط : 2005 طلوعِ اسلام ، ص 305

[24] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماہ وتصرفت معانیہ، ص 97

25 مریم:76

[26] الکھف : 13

[27] 27 التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبہت اسماہ وتصرفت معانیہ، ص 98

28 رازی ، فخر الدین ، تفسیر الرازي ، مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر ،ج:21،ص:212

29 الماوردی، علی بن محمد، ابو الحسن، النکت والعیون، ج:3،ص:386

30 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا، تفسیر بیان القرآن ،ج:2،ص:452

[31] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ مریم ،ط : 2004 طلوعِ اسلام ، ص 478

[32] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 98

33 الرعد:7

[34] الانبیاء :73

[35] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 98

36 رازی، فخر الدین ، تفسیر الرازي ، مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر ،ج:19،ص:12

37 الماوردی، علی بن محمد، ابو الحسن، النکت والعیون، ج:3، ص:96

38 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا، تفسیر بیان القرآن ،ج:2،ص:278

[39] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ الرعد ،ط : 2016 طلوعِ اسلام ، ص 69

[40] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 99

41 النحل:16

[42] النمل : 41

[43] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 99

44 رازی، فخر الدین ، تفسیر الرازي ، مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر ،ج:20،ص:10

45 الماوردی، علی بن محمد، ابو الحسن، النکت والعیون، ج:3، ص:183

46 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا، تفسیر بیان القرآن ،ج:2،ص:330

[47] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ النمل ،ط : 2008 طلوعِ اسلام ، ص 23

[48] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 100

49 البقرۃ:159

[50] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 99

51 رازی، فخر الدین، الامام ،مفاتیح الغیب، ج:4، ص:148

52 الماوردی، علی بن محمد، ابو الحسن، النکت والعیون، ج:1، ص:214

53 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا، تفسیر بیان القرآن ،ج:1،ص:113

[54] پرویز ، غلام احمد ، مطالب الفرقان ،ط : 2013 طلوع اسلام ،سورۃ محمد ، ص 490

[55] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 100

56 الفاتحہ:6

[57] القصص: 22

[58] طٰہٰ: 10

[59] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص100

60 رازی، فخر الدین، الامام ،مفاتیح الغیب، ج:1، ص:20

61۔ الماوردی، علی بن محمد، ابو الحسن، النکت والعیون، ج:1، ص:58

62 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا، تفسیر بیان القرآن ،ج:1،ص:20

[63] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ الفاتحہ ،ط : 2007 طلوعِ اسلام ، ص 195

[64] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص 100

65 البقرۃ:38

[66] طٰہٰ : 123

[67] التیمی، یحیٰ بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماءه وتصرفت معانیه، ص100

68 رازی، فخر الدین، الامام ،مفاتیح الغیب، ج:2، ص:134

69 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا،تفسیر بیان القرآن ،ج:1،ص:47

[70] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ البقرۃ ،ط : 2011 طلوعِ اسلام ، ج1،ص 391

[71] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 100

72 النجم :23

[73] الاسراء : 94

[74] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص100

75 رازی،فخر الدین،الامام ،مفاتیح الغیب،ج:28،ص:260

76۔ تھانوی ،اشرف علی ،مولانا،تفسیر بیان القرآن ،ج:3،ص:477

[77] پرویز ، غلام احمد ، مطالب الفرقان ،ط : 2014 طلوع اسلام ،النجم ، ص 496

[78] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 101

79۔ الم السجدۃ:23

[80] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 101

81۔ رازی،فخر الدین،الامام ،مفاتیح الغیب،ج:25،ص:126

82۔ تھانوی ،اشرف علی ،مولانا،تفسیر بیان القرآن ،ج:3،ص:158

[83] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ الم سجدہ ،ط : 2009 طلوعِ اسلام ، ص 436

[84] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 101

85 البقرۃ:157

[86] التغابن:11

[87] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 101

88 رازی،فخر الدین،الامام ،مفاتیح الغیب،ج:4،ص:141

89 الماوردی،علی بن محمد،ابو الحسن،النکت والعیون،ج:1،ص:210

90 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا،تفسیر بیان القرآن ،ج:1،ص:110

[91] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ البقرۃ ،ط : 2011 طلوعِ اسلام ، ج2،ص 330

[92] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 101

93 البقرۃ:258

[94] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 101

95 رازی،فخر الدین،الامام ،مفاتیح الغیب،ج:7،ص:25

96 الماوردی،علی بن محمد،ابو الحسن،النکت والعیون،ج:1،ص:330

97 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا،تفسیر بیان القرآن ،ج:1،ص:185

[98] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ البقرۃ ،ط : 2011 طلوعِ اسلام ، ج3،ص 341

[99] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 102

100 القصص:57

[101] الصف : 9

[102] التیمی ،یحی بن سلام ،امام ، التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه،ص 102

103 تھانوی ،اشرف علی ،مولانا،تفسیر بیان القرآن ،ج:3،ص:96۔

[104] پرویز ، غلام احمد ،مطالب الفرقان ، سورۃ القصص ،ط : 2008 طلوعِ اسلام ،ص 231

[105] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 102

106 الزخرف:22

[107] الانعام :90

[108] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 102

109 ۔ الماوردی,علی بن محمد,ابو الحسن,النکت والعیون,ج:5,ص:221

110 تھانوی ,اشرف علی ,مولانا,تفسیر بیان القرآن ,ج:3,ص:362

[111] پرویز , غلام احمد , مطالب الفرقان ,ط : 2013 طلوع اسلام ,الزخرف , ص 72

[112] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 103

113 الاعراف:156

[114] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 103

115 رازی,فخر الدین,الامام,مفاتیح الغیب,ج:15,ص:18

116 الماوردی,علی بن محمد,ابو الحسن,النکت والعیون,ج:2,ص:267

117 تھانوی ,اشرف علی ,مولانا,تفسیر بیان القرآن ,ج:2,ص:60

[118] پرویز , غلام احمد ,مطالب الفرقان , سورۃ الاعراف ,ط : 2018 طلوعِ اسلام ,ص 85

[119] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 103

120 یوسف:52

[121] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 103

122 رازی,فخر الدین,الامام,مفاتیح الغیب,ج:18,ص:124

123 تھانوی ,اشرف علی ,مولانا,تفسیر بیان القرآن ,ج:2,ص:257

[124] پرویز , غلام احمد ,مطالب الفرقان , سورۃ یوسف ,ط : 2017 طلوعِ اسلام ,ص 118

[125] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 103

126 طه:50

[127] الاعلیٰ : 3

[128] التیمی ,یحیٰ بن سلام ,امام , التصاریف لتفسیر القرآن مما اشتبهت اسماه وتصرفت معانیه,ص 103

129 ۔ تھانوی ,اشرف علی ,مولانا,تفسیر بیان القرآن ,ج:2,ص:464۔

[130] پرویز , غلام احمد ,مطالب الفرقان , سورۃ طهٰ ,ط : 2005 طلوعِ اسلام ,ص 110